

## تعارف و خدمات

# محمد کبیر حضرت مفتی شبیر احمد پیل صاحب

دامت برکاتہم

سابق ہنرمند، صدر مدرس و مفتی دارالعلوم بربی، انگلینڈ/ امتاز حدیث و مفتی جامعہ اعلم والحدی، بلیک برن، انگلینڈ  
تلہمی و خلیف شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف صاحب جو پوری ڈیشن الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ

مرتب

خلیل احمد قاضی

خادم مدینہ اکیڈمی ڈیوز بربی، انگلینڈ

ناشر

مدینہ اکیڈمی

ڈیوز بربی، انگلینڈ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## ؑ محدث کبیر مفتی شیراحمد پیل صاحب مدظلہ

(۱) اسم گرامی:

شیراحمد بن احمد بن اسماعیل۔ خاندانی نقب: پیل۔

چوں کہ آپ کے والد بزرگ ارشاد اللہ عالم شیراحمد صاحب عثمانی سے خصوصی تعلق تھا، باں نسبت انہوں نے اپنے لخت جگر کا نام ”شیراحمد“ تجویز فرمایا۔

(۲) تاریخ ولادت:

۱۱/شوال/۱۷۳۴ھ مطابق: ۱۱/مائی/۱۹۵۵ء۔

(۳) جائے ولادت:

آپ کی ولادت بِرَّ اعظم افریقہ کے ملک ملاوی کے قدیم دار الحکومت شہر ”زومنبا“ میں ہوئی۔ (Zomba)

(۴) آبائی وطن:

جوگوار، ضلع: نوساری، گجرات، انڈیا۔

(۵) ابتدائی تعلیم:

آپ نے مکتب کی ابتدائی تعلیم زومنبا میں اپنے والد حاجی احمد صاحب کے پاس حاصل کی، جب کہ عربی کی ابتدائی تعلیم حاجی باپ صاحب اور حضرت مولانا ولی صاحب سے پڑھیں۔

(۶) سفر برطانیہ:

۱۹۴۹ء میں جب آپ کی عمر ۱۲/ سال کی تھی آپ نے اپنے والد صاحب کے ہمراہ حج کرتے ہوئے بغرض حفظ قرآن برطانیہ کا سفر کیا۔ برطانیہ میں چند ماہ قیام کے بعد والد صاحب ملاوی واپس ہوئے اور صاحبزادہ کو بولن شہر میں بغرض تعلیم دین اپنے داماد حضرت مولانا ہاشم صاحب جو گواڑی دامت برکاتہم کے پاس چھوڑ دیا۔

(۷) تحفظ قرآن:

آپ کے بہنوی حضرت مولانا ہاشم صاحب جو گواڑی دامت برکاتہم اس وقت طیبہ مسجد، بولن کے امام و خطیب تھے۔ آپ نے انہی کے پاس رہ کر حفظ قرآن کی تکمیل فرمائی، اور دوسرے سال قرآن کریم کے دور کے ساتھ فارسی کی ابتدائی کتب بھی پڑھیں۔

(۸) متوسط تعلیم:

۱۹۷۵ء میں آپ نے قطب برطانیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا صاحب نور اللہ مرقدہ کے قائم کردہ سر زمین یورپ کے اولین مدرسہ دارالعلوم العربیہ الاسلامیہ بری میں داخلہ لیا، یہ دارالعلوم بری کے قیام کا ابتدائی زمانہ تھا۔ آپ نے دارالعلوم میں ایک سال رہ کر یک بھی چند کتابیں پڑھیں، بانی دارالعلوم بری حضرت مولانا یوسف متالا صاحب آپ کے استاذ خاص تھے، آپ نے ان سے ہدایۃ النحو (چند ابواب) علم الصیغہ، ترجمہ قرآن، المعلقات اربع اور ہدایۃ اولین پڑھیں۔ ان کے علاوہ حضرت مولانا قاری اسماعیل صاحب سمنی سے آپ نے علم قراءت و تجوید حاصل کیا۔

۱۹۷۶ء میں آپ نے پاکستان کا سفر فرم کر وہاں کی عظیم علمی درسگاہ جامعہ علوم اسلامیہ بوری ناؤن میں داخلہ لیا۔ اس وقت امام العصر علامہ انور شاہ صاحب کشیریؒ کے تلمذ رشید اور جامعہ کے بانی علامہ سید محمد یوسف صاحب بوریؒ بقید حیات تھے۔ آپ جامعہ میں بڑی محنت ولگن، یکسوئی اور انہما ک کے ساتھ حصول علم میں لگے رہے۔ یہاں آپ کے اساتذہ میں حضرت مولانا حبیب اللہ مختار شہید صاحبؒ، حضرت مولانا محمد صاحبؒ، حضرت مولانا انور صاحب بدختانیؒ اور حضرت مولانا بدیع الزمان صاحبؒ قابل ذکر میں۔

جامعہ بوری ناؤن میں دوران تعلیم آپ نے علامہ سید محمد یوسف صاحب بوریؒ کی مجالس و دروس میں بھی شرکت فرم کر اکتساب فیض کیا۔

۱۹۷۷ء میں آپ بیماری کی وجہ سے بادل ناخواستہ پاکستان سے برطانیہ واپس ہوئے اور دارالعلوم بری میں عربی پنجہم تک تعلیم حاصل کی۔

#### (۹) اعلیٰ تعلیم:

۱۹۷۸ء میں آپ نے ہندوستان کی مشہور اور قدیم علمی درسگاہ مدرسہ مظاہر علوم سہارپور میں داخلہ لیا اور وقت کے جلیل القدر اساتذہ سے استفادہ کیا۔ آپ نے مشکوہ المصالح مکمل حضرت مولانا سید محمد سلمان صاحب مظاہریؒ سے پڑھی، جلالین حضرت مولانا یعقوب صاحب سہارپوریؒ سے، ہدایہ ثالث حضرت مولانا سید محمد عاقل صاحب سہارپوری دامت برکاتہم سے جب کہ ہدایہ رابع حضرت مولانا قادر صاحب سہارپوریؒ سے پڑھی۔

اس کے بعد دو روزہ حدیث شریف کے سال میں آپ نے صحیحین اور مولانا امام محمد محدث

عصر حضرت مولانا محمد یوسف صاحب جو پوری<sup>ؒ</sup> سے پڑھیں، جب کہ سنن ترمذی و شمسائل ترمذی حضرت مفتی مظفر حسین صاحب اجراء اڈا و حضرت مولانا عبد اللہ محمد عاقل صاحب سہار پوری دامت برکاتہم سے پڑھی، سنن نسائی اور ابن ماجہ کا کچھ حصہ اور موطا امام مالک مکمل حضرت مولانا مفتی عبدالعزیز صاحب<sup>ؒ</sup> سے اور شرح معانی الآثار بیشتر حضرت مفتی یید محمد بیکی صاحب سہار پوری<sup>ؒ</sup> سے پڑھی۔

آپ نے درس نظامی سے فراغت ۱۹۸۰ء مطابق ۱۴۰۹ھ میں حاصل کی، اور دورہ حدیث کی کلاس میں ڈھائی سو طلبہ میں آپ کو اول نمبر سے کامیابی کی سعادت ملی۔

#### (۱۰) آپ کے مشہور رفقائے درس:

- مولانا محمد یوسف صاحب بیکاروی (شیخ الحدیث دارالعلوم فلاح دارین، ترکیس، گجرات)
- مولانا عبدالرشید بن حضرت مولانا عبد اللہ صاحب بلیاوی (استاذ مدرسہ کاشف العلوم مرکز نظام الدین، دہلی)
- مولانا دیف الرحمن صاحب درجنگوی (بانی و ناظم مدرسہ غلیلیہ، رن پور، درجنگہ، بہار)
- مولانا احمد ضیاء الدین صاحب رامپوری
- مولانا محمد ادریس صاحب عظی

#### (۱۱) اقامہ و تخصص فی الفقه:

عالیہ میت سے فراغت کے بعد آپ نے شعبہ اقامہ میں داخلہ لیا جہاں درختار اور رسم امفتی حضرت مفتی مظفر حسین صاحب اجراء اڈا<sup>ؒ</sup> سے جب کہ سراجی فی الہمیراث حضرت مولانا وقار



صاحب سہارپوری<sup>ؒ</sup> سے پڑھی۔ فتاوی نویسی کی مشق حضرت مفتی سید محمد تیکی صاحب سہارپوری<sup>ؒ</sup> سے کی، نیز آپ نے فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی<sup>ؒ</sup> سے بھی استفادہ کیا۔ آپ کے شعبہ افقاء کے رفقاء میں حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ٹکاروی، مفتی محمد بن حضرت مفتی تیکی صاحب اور مفتی غلام صاحب قابل ذکر ہیں۔

#### (۱۲) اجازت حدیث:

آپ کو اپنے اساتذہ کرام کے علاوہ جن علماء و مشائخ سے اجازت حدیث حاصل ہے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:

- قلب الاقظاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کانڈھلوی مہاجر مدینی<sup>ؒ</sup>  
حضرت شیخ<sup>ؒ</sup> سے آپ کو تحریری اجازت حاصل تھی، نیز جب ۱۹۸۱ء میں حضرت شیخ<sup>ؒ</sup>  
دارالعلوم بری میں اختتام بخاری کے لیے تشریف لائے تو اس مجلس میں حضرت مفتی صاحب  
نے حدیث مسلسل بالاولیت مع اسناد قراءت کی جس کے بعد حضرت شیخ<sup>ؒ</sup> نے ارشاد فرمایا: ”وَأَنَا  
أَقُولُ: أَوْلَ حَدِيثٍ سَمِعْتُ مِنْ شَيْخِي وَأَسْتَاذِي مَوْلَانَا خَلِيلَ أَحْمَدَ“۔ ان الفاظ کے  
ذریعہ حضرت شیخ الحدیث<sup>ؒ</sup> اجازت حدیث بالاولیت مرحمت فرماتے تھے۔

- فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی<sup>ؒ</sup> (سابق صدر مفتی دارالعلوم دیوبند)

- حضرت مولانا احمد علی صاحب سورتی<sup>ؒ</sup> (لیسٹر، انگلینڈ)

- علامہ قاضی محمد مرشد بن عابدین<sup>ؒ</sup> ( دمشق، شام)

- شیخ عبدالرحمن بن عبد الحکیم تنانی<sup>ؒ</sup> (فاس، المغرب)

- شیخ عبداللہ تلیدی<sup>ؒ</sup> (طنجه، المغرب)
- شیخ محمد نور الدین بن محمد صالح الحظیب ( دمشق، شام )
- شیخ محمد مطیع الحافظ ( دمشق، شام )
- شیخ قاسم بن ابراهیم بن حسن الحسینی ( مکتبۃ المکرمة )
- حضرت مولانا افتخار الحسن صاحب کاندھلوی<sup>ؒ</sup> ( کاندھلہ، اندھیا )
- حضرت مولانا عبد اللہ صاحب کاپوروی<sup>ؒ</sup> ( سابق رئیس دارالعلوم فلاح دارین، ترکیسر، اندھیا )
- حضرت مولانا اسماعیل واڈی والا صاحب<sup>ؒ</sup> ( بلیک برلن، انگلینڈ )
- حضرت مولانا حسن صاحب ٹائی<sup>ؒ</sup> ( والساں، انگلینڈ )
- شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم ( کراچی، پاکستان )
- حضرت مولانا یعقوب صاحب قاسمی دامت برکاتہم ( ڈیز بری، انگلینڈ )
- حضرت مولانا منظہر بن حکیم انتر صاحب دامت برکاتہم ( کراچی، پاکستان )
- شیخ نظام بن محمد صالح یعقوبی حفظہ اللہ ( بھرین )
- شیخ حامد بن احمد بن اکرم البخاری حفظہ اللہ ( مدینہ منورہ )

اس مقام پر یہ بھی ذکر کردیا مناسب تمجھتا ہوں کہ ۱۸۳۹ء میں شیخ حامد بن احمد بن اکرم البخاری کا برطانیہ کا دورہ ہوا جس میں آپ نے مختلف شہروں میں دروس حدیث اور اجازت حدیث کی مجالس میں شرکت فرمائی۔ ۲۹/ ذوالقعدہ ۱۸۳۹ء مطابق ۱۱/ اگست ۱۸۶۲ء کو بمقام مسجد حراء ڈیز بری میں علماء و طلبہ کی ایک خصوصی مجلس میں "الاوائل"



اسنبلیہ کی قراءت ہوئی، اس مجلس میں شیخ حامد نے اعلان فرمایا کہ بروڈسینیہ کے ”شیخین فی الحدیث“ میرے پاس آگے آجائیں، ”شیخین“ سے ان کی مراد اتنا ذمۃ محترم حضرت مفتی شیعراحمد صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مولانا ایوب صاحب سورتی دامت برکاتہم تھے۔

#### (۱۳) تدریسی خدمات:

شعبہ افقاء سے فراغت کے فوراً بعد آپ نے ۱۹۸۱ء میں تدریسی خدمات کا آغاز اپنے مادر علیٰ دارالعلوم بری سے کیا۔ دارالعلوم کے باñی و مہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ کے ایماء پر آپ نے درس نظامی کی اکثر و بیشتر تباہیں پڑھائی۔ کتب حدیث میں ۱۹۸۴ء سے دس سال تک مکمل مسلم شریف اور پچھیں سال تک مکمل ترمذی شریف کی تدریس کا شرف حاصل ہوا، جب کہ دس سال تک بخاری شریف کے مختلف اجزاء کی تدریس آپ سے متعلق رہی، آپ نے ان دس سالوں کے دوران بخاری شریف کے ہر ہر جزء کا درایہ درس دیا، بابیں طور آپ کو مجموعی چیزیت سے مکمل بخاری شریف کی تدریس کی سعادت بھی حاصل ہوئی، نیز سنن ابن ماجہ، مطہرین، شرح معانی الآثار اور مشکوٰۃ المصائق بھی آپ کے زیر تدریس رہیں۔

مندرجہ ذیل تباہیں بندہ نے دارالعلوم بری میں تعلیمی دورانیہ ۱۹۸۹ء تا ۱۹۹۵ء میں حضرت مفتی شیعراحمد صاحب مدظلہ سے پڑھیں: ترجمہ قرآن کریم (نصف ثانی) کنز الدقائق، جلالین اول، مشکوٰۃ المصائق ثانی، سنن ترمذی اور موطا امام محمد۔ آپ کے درس کی ایک ممتازی خصوصیت یہ ہے کہ آپ ابتدائے سال کے افراط اور آخر سال کی تفریط سے مکمل اجتناب کرتے ہوئے وسطیت و اعتدال کے ساتھ پورا سال ہر تکاب کواز اول تا آخر مفصل و مدلل طریقہ پر

پڑھاتے ہیں۔

(۱۲) دارالعلوم بری میں دارالاوقاء کا قیام اور بہیثیت صدر مفتی تقرر:

آپ کی فراغت کے بعد شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متلااصح<sup>ب</sup> نے دارالعلوم بری میں دارالاوقاء کا شعبہ قائم کیا اور ۱۹۸۷ء میں ایک اشتہار کے ذریعہ پورے ملک میں اعلان جاری کیا کہ مسلمان اپنے روزمرہ کی عبادات و معاملات کے جمیع مسائل میں اس دارالاوقاء سے راہنمائی حاصل کرے۔ ذیل میں اس اشتہار سے ایک اقتباس نقل کیا جاتا ہے جس سے شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متلااصح<sup>ب</sup> کا حضرت مفتی شیر احمد صاحب پر اعتماد و افتخار کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔

”اس ضرورت کو اہل دارالعلوم نے محسوس کر کے دارالعلوم کے ایک ذی استعداد طالب علم جنہوں نے اس ملک میں رہ کر سکینڈری سرکاری اسکول میں تعلیم حاصل کی اور حفظ قرآن، نحو، صرف، فقہ، ادب وغیرہ یہاں دارالعلوم کے اساتذہ سے پڑھا اور انہیں مزید اعلیٰ تعلیم کے لیے ایشیا کی اپنی نوعیت کی منفرد عظیم درسگاہ مظاہر علوم سہار پور بھیجا جہاں انہوں نے دو سال حدیث پڑھی اور سندر فراغت حاصل کی اس کے بعد اہل دارالعلوم کے مشورے سے مظاہر علوم ہی میں مزید قیام کر کے انہوں نے افقاء (مفتی) کے نصاب کو پورا کر کے مفتی کی سند حاصل کی اور وہ محمد اللہ مظاہر علوم سے عالم اور مفتی کی سند حاصل کر کے اب یہاں دارالعلوم میں درس حدیث دیتے ہیں اور آنے والے سوالات کا جواب بھی لکھتے ہیں، جن کا اسم گرامی مفتی شیر احمد صاحب ہے۔ موصوف اردو، بھارتی، انگریزی تینوں زبانیں لکھ پڑھ لیتے ہیں؛ اس لیے

قارئین سے درخواست ہے کہ دینی مسائل میں مفتی صاحب کی طرف رجوع فرمائیں۔“  
 الحمد لله! مفتی صاحب نے اس ذمہ داری کو بخوبی انجام دیا اور تقریباً ۳۵ پینتیس سال تک صدر مفتی کے منصب پر فائز رہے اور اس دوران آپ دارالافتاء کے طلبہ کو افたاء کی تعلیم و مشق بھی کرتے رہے۔ اس طویل مدت میں لکھے ہوئے فتاویٰ کی تعداد ڈھانی ہزار سے متوجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ زود از زود ان عظیم فتاویٰ کی ترتیب و اشاعت کے اسباب مہیا فرمائے۔  
 وماذلک علی اللہ بعزیز۔

حضرت مفتی صاحب کی ققاہت اور مسائل پر تدریک اس سے بھی اندازہ ہو سکتا ہے کہ ۱۹۸۲ء مطابق ۱۴۰۳ھ میں جمیعۃ العلماء برلنیہ نے صحیح صادق و اغتمام سحری کے وقت کی تعیین کے قبیل حل کے لیے فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ کو مدعو کیا، جس میں ملک بھر کے علماء کے علاوہ ایک سو سے زائد اسلامی سوسائٹی والوں نے شرکت کی اور علماء کرام کا ایک متفقہ فیصلہ وجود میں آیا، اس پر فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ، حضرت مولانا یعقوب صاحب قاسمی دامت برکاتہم، حضرت مفتی مقبول احمد صاحبؒ کے ساتھ حضرت مفتی شیراحمد صاحب کے بھی و تختہ موجود ہے۔

#### (۱۵) منصب اہتمام اور صدر مدرسی:

حضرت مفتی صاحب دارالعلوم کے بانی شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ کے حسب ایماء پندرہ سال سے زائد مدت تک مدرسہ کے اہتمام اور صدر مدرس س کے اہم عہدوں پر بھی فائز رہے۔

**(۱۶) جامعۃ العلم والہدی:**

دارالعلوم بری میں ایک طویل مدت تک تدریسی خدمات کی انجام دہی کے بعد ۲۰۱۳ء میں حضرت مفتی صاحب نے اپنے مقامی شہر بیک بُرن میں اپنے ایک شاگرد کے قائم کردہ مدرسہ جامعۃ العلم والہدی میں تدریسی خدمات کی پیش کش کو فراخ دلی سے قبول فرمایا، آپ اُس وقت سے لے کر تا حال اس مدرسہ میں بخاری شریف، سنن نسائی، سنن ترمذی اور سنن ابو داؤد کے دروس کے علاوہ دارالاقنام میں فتاویٰ نویسی کی اہم خدمت انجام دے رہے ہیں۔

**(۱۷) درس مند احمد:**

رمضان ۱۴۲۲ھ / اپریل ۲۰۲۰ء سے آپ نے علماء و طلباء کی درخواست؛ بلکہ اصرار پر مند احمد کے درس کا سلسلہ شروع فرمایا تھا، ہمارے اندازہ کے مطابق برطانیہ کی تاریخ میں اول مرتبہ مکمل مند احمد کا درس ہوا ہوگا، یہ درس بغرض افادہ عامة آن لائن بھی نشر کیا جاتا رہا؛ اس طور پر مقامی اہل علم و طلبہ کے علاوہ دنیا بھر کے علماء و طلباء نے آپ کے علم و فیوض سے استفادہ کیا۔ درس مند احمد کا یہ بارکت سلسلہ مکمل ایک سال کے بعد رمضان ۱۴۲۲ھ / اپریل ۲۰۲۱ء میں اختتام پذیر ہوا، الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کی جمیع مساعی کو قبول فرمائے، آمین۔

**(۱۸) اصلاحی تعلاق اور خلافت:**

حضرت مفتی صاحب کے شیخ اول قطب الاقظاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی مہاجر مدنی "میں جن کے ہاتھ پر آپ نے ۱۹۸۰ء میں فیصل آباد، پاکستان

میں قیام رمضان کے دوران بیعت کی تھی۔ حضرت شیخ<sup>ؒ</sup> کے انتقال کے بعد آپ نے اپنے استاذ و مرتب قطب برلنیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا صاحب<sup>ؒ</sup> سے رجوع فرمایا اور سلوک کے باقی مراحل طے فرما کر بہت جلد خلافت و اجازت حاصل کی۔ حضرت مفتی صاحب کا شمار شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا صاحب<sup>ؒ</sup> کے متفق میں خلفاء میں ہوتا ہے۔ آپ کے شیخ و مرشد حضرت مولانا یوسف متالا صاحب نے آپ کو بزریعہ خط اجازت و خلافت سے نوازتے ہوئے تحریر فرمایا:

”پچھلے سال ماہ مبارک میں سفر مدینہ منورہ کے موقع پر وہاں کے قیام میں روضہ اقدس علی صاحبہا الف الف تجیہ پر حاضری کے وقت آپ ﷺ سے میں نے استفسار کیا تھا کہ یا رسول اللہ! جس کا مجھ سے اصلاحی تعلق ہے میری ناہلی کی وجہ سے وہ محروم نہ رہیں، بعض حضرات کے متعلق وہاں سے اہمیت کا اشارہ فرمایا گیا تھا، جن میں آپ بھی ہیں؛ اس لیے تو کلام علی اللہ میں آپ کو بیعت کی اجازت دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ وہاں کی تصدیق آپ کے لیے مبارک فرمائے، علم و روحانیت دونوں میں ترقی عطا فرمائے، آپ کے ذریعہ سلسلہ کے فیض کو عام و تام فرمائے۔“

آپ کے شیخ و مرشد حضرت مولانا یوسف متالا صاحب<sup>ؒ</sup> کو آپ پر اس درجہ اعتماد تھا کہ آپ کو کئی سال تک ماہ مبارک میں قیام حرمین کی غرض سے دارالعلوم بری سے جانے والے معتبرین کے قافلہ کا امیر مقرر فرمایا، نیز ایک مدت تک آپ نے اپنے شیخ کے حکم پر رمضان المبارک کا پورا مہینہ دارالعلوم کی مسجد میں اعکاف فرمایا اور اپنے پیر و مرشد کی عدم موجودگی میں متولی و متعکفین کی سر پرستی و رہنمائی فرمائی۔

(۱۹) محدث عصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب جوپوریؒ کے ساتھ خصوصی تعلق:

محدث عصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب جوپوریؒ سے آپؒ کو خصوصی تعلق؛ بلکہ آخری درجہ کا عشق تھا۔ مظاہر علوم سہارنپور میں طالب علمی کے دور میں آپؒ اوقات تعلیم کے علاوہ خارجی اوقات اکثر حضرت جوپوریؒ کی صحبت و خدمت میں گزار کر شیخؒ کے علمی و روحانی فیوض سے مستفیض ہوتے، نیز درس نظامی سے فراغت کے بعد بھی صرف اپنے محبوب شیخؒ کی ملاقات و زیارت کی غرض سے آپؒ کی بہترت بر طالیہ سے ہندوستان آمدہ ہی، دوران قیام آپؒ نے ایک سے زائد مرتبہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ مل کر شیخؒ کے ذاتی کتب خانہ کی ترتیب و نظم کا کام کیا، علاوہ ازاں میں بذریعہ خطوط بھی آپؒ نے اپنے شیخؒ سے تعلقات کو مر بوط رکھا۔ آپؒ حضرت جوپوریؒ کے منظور نظر تھے، شیخؒ آپؒ کو دل و جان سے محبوب رکھتے اور حد درجہ شفقت و عنایت فرماتے تھے۔ آپؒ سے شیخؒ کی محبت و قرب کا اندازہ ان خطوط سے بخوبی ہو سکتا ہے جو شیخؒ نے آپؒ کے نام تحریر فرمائے ہیں؛ چنانچہ ایک مکتوب میں شیخؒ تحریر فرماتے ہیں:

”تم نے کہا ہے کہ آپؒ کے احسانات یاد آتے رہتے ہیں، میرا کیا احسان ہوتا، تمہارے ہی احسانات ہیں جو ہر موقع پر یاد آتے رہتے ہیں، اور تمہاری یاد ہر وقت تازہ کرتے رہتے ہیں، اب تو تم میں اور مجھ میں بعد المغارق والغارب ہو گیا ہے دیکھیے! کب ملاقات ہو۔“

ایک اور خط میں شیخؒ نے آپؒ کے تین اپنی محبت کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا ہے:

”میرے پیارے! مجھے تو تجوہ سے اپنے دل و جان سے محبت ہے، اور تمہارے صلاح و فلاح کا متوقع رہتا ہوں، برابر خطوط لکھتے رہنا، اگر میری طرف سے تاخیر ہو تو بیماری یا

بہت ہی مصروفیت پر محمول کرنا، میرا معمول ایک مرتبہ جوڑنے کے بعد توڑنے کا نہیں ہے۔  
آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں چار پانی پر لیٹا ہوں اور تم تنچے میٹھے اور تمہارے  
ہونٹوں پر کچھ بیکا سانگا ہے، اور میں انہیں انگلیوں سے صاف کر رہا ہوں، صحیح بیدار ہونے پر یہ  
خیال آیا کہ اب تم سے کہاں ملاقات ہو سکتی ہے، میں سہارنپور ہوں اور تم بروز بدھ ۱۲۸  
شعبان کو لندن اڑنے والے ہو۔

ایک اور مکتوب میں شیخ نے تحریر فرمایا ہے:

”تم ایسے نہیں ہو کہ جلدی بھول جاؤں، خیال ہے کہ ساری عمر ہی یاد رہو گے۔“  
آپ کو حضرت جو نبوری سے شرفِ تلمذ و خدمت کے علاوہ تصوف میں اجازت و  
خلافت بھی حاصل ہے۔

(۲۰) آپ کے مشہور تلامذہ:

تقریباً چالیس سال پر محيط آپ کے تدریسی دور میں بے شمار حضرات کو آپ سے  
شرفِ تلمذ حاصل ہوا؛ بلکہ برطانیہ میں موجود کثیر تعداد میں علماء کرام آپ کے بلا واسطہ یا بالواسطہ  
شاگرد ہیں، ان میں سے چند مشہور تلامذہ یہ ہیں:

- حضرت مولانا مفتی عبد الصمد صاحب منوری (بانی و شیخ الحدیث جامعۃ العلم والہدی، بلیک برلن)
- حضرت مفتی صوفی طاہر واڈی صاحب (صدر مفتی و استاذ حدیث دارالعلوم بری)
- حضرت مولانا عبدالرحیم لمبڑا صاحب (بانی و شیخ الحدیث ریجیسٹری اکیڈمی، بولن)
- حضرت مولانا سلیم دھورات صاحب (بانی و شیخ الحدیث اسلامک دعوہ اکیڈمی، لیسٹر)

- حضرت مولانا فضل حق واڈی صاحب (بانی و شخ الخدیث جامعۃ الکوثر، لانکسٹر)
- حضرت مفتی ابراہیم راجا صاحب (استاذ تفسیر و حدیث دارالعلوم بری)
- حضرت مولانا داکٹر عبدالرحمن منگیر اصاحب (استاذ حدیث ذکر یا اکیدیمی، لندن)
- حضرت مولانا داکٹر محمود چاند یا صاحب (استاذ حدیث دارالعلوم، بولن)
- حضرت مولانا اسماعیل راجا صاحب (مہتمم و استاذ حدیث جامعۃ الامام محمد زکریا، بریڈفورڈ)
- حضرت مولانا محمد سیدات صاحب (بانی و ناظم امامہ ویلفرٹسٹ، بولن)
- حضرت مولانا مفتی سیف الاسلام صاحب (مہتمم و استاذ حدیث جامعۃ خاتم النبیین، بریڈفورڈ)
- حضرت مولانا یاض الحنفی صاحب (بانی و استاذ حدیث الکوثر اکیدیمی، لیکٹر)
- حضرت مولانا احمد علی صاحب (بانی و مہتمم المعبده الاسلامی، بریڈفورڈ)
- حضرت مولانا آزاد علی صاحب (استاذ حدیث مدینۃ العلوم، کیدرمنٹری)
- حضرت مولانا یوسف دودھوالا صاحب (ناظم اعلیٰ حلال مانیٹرنگ کیٹی، یونکے)
- حضرت مولانا حبیب الرحمن رؤوف صاحب (امام و خطیب جامع مسجد، ایڈن برگ، اسکات لینڈ)
- حضرت مولانا داکٹر منصور علی صاحب (کارڈیف یونیورسٹی)

#### (۲۱) **تصنیفی خدمات:**

اللہ تعالیٰ نے آپ کو زبان و بیان پر قدرت کے ساتھ تحریر کا سلیقہ بھی عطا فرمایا ہے۔  
آپ نے عربی، اردو اور انگریزی زبان میں قابل قدر تصنیفی خدمات انجام دی ہیں جن میں  
سے چند مذکور ہیں:

(۱) **كتاب الأربعين في الأذان** (مطبوع مع شرحہ بالعربیۃ المسمی بـ

- ”تنشیط الاذان من کتاب الأربعین فی الأذان لنجلہ الشیخ یوسف شبیر احمد“
- (۲) کتاب الأربعین فی فضائل الشام و أهلها (عربی مع انگریزی ترجمہ و شرح)
  - (۳) کتاب الأربعین فی فضائل النکاح (عربی)
  - (۴) کتاب الأربعین فی حفظ القرآن (عربی)
  - (۵) الفلق إِذ الْمَلِمْ يَغْبُ الشَّفَقَ (اردو)
  - (۶) لمعات اللہیب فی فضلات الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم (اردو)
  - (۷) شرح جامع الترمذی (ابواب الاذان) (انگریزی)
  - (۸) مکتوبات مشائخ (یہ کتاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کانڈھلوی مہاجر مدینی، فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی، محدث عصر حضرت مولانا محمد یوسف صاحب جونپوری اور شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا صاحب جیسے اکابر امت کے حضرت مفتی صاحب مظلہ کے نام لکھے گئے مکتوبات کا مجموعہ ہے۔)
- ان کے علاوہ آپ نے صحابہ سنت، مشکوٰۃ المصائیح، موطاً امام محمد، شرح معانی الآثار اور جلالین پر دوران مطالعہ مفید تعلیقات و خواشی بھی تحریر فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس قیمتی علمی خزانہ کی اشاعت کے اسباب مہیا فرمادے، آمین۔

#### (۲۲) دینی اسفار:

حضرت مفتی صاحب اپنی درسی خدمات کے ساتھ ساتھ بغرض خدمت خلق، تبلیغ اور اشاعت دین متعدد ممالک کا سفر کرتے ہیں۔ آپ ان اسفار میں عمومی اصلاحی مواعظ کے علاوہ

عام درس حدیث اور کتب حدیث کے افتتاحی و اختتامی دروس دیتے ہیں، نیز دینی ملی، معاشرتی اور نجی مسائل میں عامۃ المسلمین کی راہنمائی فرماتے ہیں۔

حال آپنے ترکی، البانیا، تونس، مصر، شام، اردن، فلسطین، ہندوستان، پاکستان، سری لنکا، ملائیشیا، انڈونیشیا، متحده عرب امارات، قطر، کنیڈا، انڈس، مسرائش، سوویٹزر لینڈ، مقدونیہ، ملاوی زامبیا، ری یونین، البانیا، بار بادوس اور ٹرینیڈاد جیسے متعدد ممالک کے اسفار فرمائے ہیں۔ اس طرح باشندگان برطانیہ کے علاوہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو براہ راست آپ کے علوم و فیوض سے مستفیض ہونے کا موقع ملتا ہے۔

علاوہ ازیں چند سالوں سے ماہ رمضان اور ایام حج حرمین شریفین میں مع اہل خانہ گزارنے کا آپ کا مستقل معمول ہے۔

### نوٹ:

حضرت مفتی صاحب کے متعدد بیانات، دروس اور افادات اس ویب سائٹ پر موجود ہیں:

[www.islamicportal.co.uk](http://www.islamicportal.co.uk)

اخیر میں بندہ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی شیعراحمد صاحب مدظلہ کی عمر میں بعافیت برکت نصیب فرمائے اور آپ کے علوم و فیوض سے اہل برطانیہ کو بالخصوص اور پورے عالم کو بالعموم مستفیض کرتا رہے۔ آمین یا رب العالمین

خلیل احمد قاضی

خادم مدینہ اکیڈمی، ڈیوزبری، انگلینڈ